ایک سبق آموز تحریر

[صدر جمہوریۂ ہند ڈاکٹر رادھا کرشنن کی زبان سے اُن کی آپ بیتی کی چند سطریں]

''پہلی بات جو میں کہنا چاہوں گا، وہ یہ ہے کہ مَیں انتہائی عاجزی سے تسلیم کرتا ہوں کہ مَیں نے اس زندگی میں جو کچھ پایا ہے، مَیں اس کا حق دار نہ تھا اور نہ اب حق دار ہوں۔ نہ جانے کیوں قدرت اور ایشور نے اپنی شفقت و رحمت کا ہاتھ مجھ پر رکھا، اور میری زندگی کو جس طرح یہ ہاتھ چاہتے تھے، مجھے بتائے بغیر بناتے چلے گئے۔ میری بڑائی جو کچھ ہے، یہ پربھو کی کرپا اور ایشور کی دین ہے۔ البتہ غلطیاں، خامیاں، کوتاہیاں سب کی سب میری ہی ہیں۔ اور مَیں ان پر سچے دل سے نادم ہوں۔

مَیں بچپن ہی سے ایشور کی کرپا پر بھروسا کرتا آیا ہوں۔ مَیں شروع ہی سے اس دکھائی دینے والی دُنیا ہی کو سب کچھ نہیں تصور کرتا تھا۔ من میں یہ خیال جما ہوا تھا کہ اس دُنیا سے پرے کوئی اور دُنیا بھی ہے۔ اور اس دُنیا کو ہم اپنی آنکھوں سے نہیں بلکہ صرف من ہی سے جان سکتے ہیں--- مجھے لگتا ہے کہ زندگی کے اتنے برسوں میں مَیں ہر برس، ہر مہینے، ہر ہفتے۔ ہر دن ہی نہیں پل پل گھڑی گھڑی بھگوان نے میری رہنمائی کی ہے--- اگر اپنی زندگی کو بنانا میرے اپنے بس کی بات ہوتی تو آج میری کشتی کسی ساحل پر لگی ہوئی ہوتی۔ اتنی بات تو یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ میں نے خواب و خیال میں بھی نہیں سوچا تھا کہ مَیں کسی دن راشٹر پتی بنوں گا۔ اور آزاد ہندوستان کا سب سے بڑا شہری کہلاؤں گا۔ یہ ساحل اور یہ منزل میری تلاش کا نتیجہ نہیں۔

کسی اور ہی کی فکر اور سوچ کی پیداوار ہے۔ کسی غیبی طاقت کی رہنمائی کی رہینِ منت اور کسی کی کرپا اور دیا ہے۔" (دہلی کے ایک روزنامہ سے ماخوذ)

ڈاکٹر رادہا کرشنن کا شمار مشرق ہی کے نہیں دُنیا کے ممتاز مفکروں اور فلسفیوں میں ہے۔ اور بہ ظاہر اسلام سے بیگانہ ہیں۔ یہ زمزمۂ توحید اور مناجاتِ ربانی آپ نے اُن کی زبان سے سُن لی--- اب فرمائیے اس کے جواب میں ہے کوئی تقریر یا تحریر آپ کے مسلمان بادشاہوں یا صدر نشینوں یا آمروں میں سے کسی کی زبان یا قلم سے نکلی ہوئی ہو تو ضرور تلاش کر کے پیش فرمائیے--- ہے کوئی سبق اس کے اندر ہمارے مسلمان حکمرانوں خصوصاً صدرِ مصر کے لیے؟

["صدقِ جدید" لکھنؤ، ۵۔مارچ ۱۹۶۵ء، ص ۳-۴]